گزر گئے تھے کئی دن کہ گھر میں آب نہ تھا
مگر حسینؑ سے صابر کو اضطراب نہ تھا

نمود و بودِ بشر کیا محیطِ عالم میں
ہوا کا جب کوئی جھونکا چلا حباب نہ تھا

فشارِ جو بچا میں، ہوا زمیں کو عجب
صدا یہ قبر نے دی حکم بوتراب نہ تھا

اگر بہشت میں ہوے نہ کوثر و تسنیم!!
تو رونے والوں کی آنکھوں کا پھر جواب نہ تھا

نہ جانے برق کی چشمک تھی یا شرر کی لپک
ذرا جو آنکھ جھپک کر کھلی شباب نہ تھا

حسینؑ اور طلبِ آب اے معاذ اللہ
تمام کرتے تھے حجت، سوالِ آب نہ تھا

جسے نبیؐ نے بلایا ہوا وہ نخل نہال
ثمر اُسے بھی دیے جو کہ باریاب نہ تھا

حضورِ شاہ پھر آیا کہاں سے حُرِّ شہیدؑ
خطا کی راہ میں گر جادۂ صواب نہ تھا

علیؑ کے پائے مبارک نے جو ضیا پائی
وہ نور حضرتِ یوسفؑ کو دستیاب نہ تھا

ہر اک کے ساتھ ہے روشن دِلو! طلوع و غروب
سحر کو چاند نہ تھا، شب کو آفتاب نہ تھا

فقط حسینؑ کے بچوں پہ بند تھا پانی
بہت قریب تھی وہ نہر، قحطِ آب نہ تھا

ہوے تھے خشک یہ صحرا کے نخل گرمی سے
تری کلی میں نہ تھی، پھول میں گلاب نہ تھا

ق

ہزار ہا تھے بہرِ عطا ید اللہؑ کے
شمارِ خیر نہ تھا، جود کا حساب نہ تھا

ثمر شجر کو دیا، گل کو زر، صدف کو گہر
وہ کون تھا کہ علیؑ سے جو فیض یاب نہ تھا؟

ہوا تھا پیاسوں کے حق میں یہ آسمان بخیل
کہ مینہ کا ذکر تو کیا، پارۂ سحاب نہ تھا

یزید تخت پہ تھا اور تلے امامؑ کا سر
الٹ گیا تھا زمانہ، یہ انقلاب نہ تھا

ق

فراقِ شاہ میں صغرا کو نیند کیا آتی؟
وہ شب تھی کون سی جو دل کو اضطراب نہ تھا

ہر اک سحر کو یہ کہتی تھی اٹھ کے نانی سے
مدینہ دُور نہ تھا، بند خط کا باب نہ تھا

بھلا پیام زبانی تو بھیجتے بابا!
اگر مریض کا خط قابلِ جواب نہ تھا

ملک یہ کہتے ہیں منہ پر چھڑک کے حوروں کے
کہ رونے والوں کے آنسو تھے یہ گلاب نہ تھا

ق

زہے رسولؐ، زہے قرب، اور خوشا معراج
وہاں گئے کہ فرشتہ بھی باریاب نہ تھا

اُدھر تھی ذاتِ خدا اور اِدھر رسولِ خداؐ
بغیر آنکھ کے پردے کے کچھ حجاب نہ تھا

کتابِ کفر کا کاٹا علیؑ نے شیرازہ
کسی کی فصل نہ تھی اور کسی کا باب نہ تھا

برہنہ اونٹوں پہ سیدانیاں تھیں بلوے میں
وہ دیکھتے تھے تماشا جنھیں حجاب نہ تھا

غضب کی جا ہے کہ دربار میں ستمگر کے
کھڑی تھیں بنتِ علیؑ اور کچھ حجاب نہ تھا

انیسؔ عمر بسر کردو خاکساری میں
کہیں نہ یہ کہ غلامِ ابوتراب نہ تھا